الصلوٰۃ والسلام

قبل الاذان

علیٰ حبیب الرحمٰن ﷺ



خطیب پاکستان مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

نام • الصلوٰۃ والسلام قبل الاذان علیٰ حبیب الرحمٰن

مصنف • حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ

تعداد صفحات • 84

کمپوزنگ • Words Maker Lhr

سرورق • باہو گرافکس

تزئین و اہتمام • سید حمایت رسول قادری

تعداد • 1100

ناشر • مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

مطبع • اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت • R 30

ملنے کا پتہ:

نوریہ رضویہ پبلیکشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون 626046

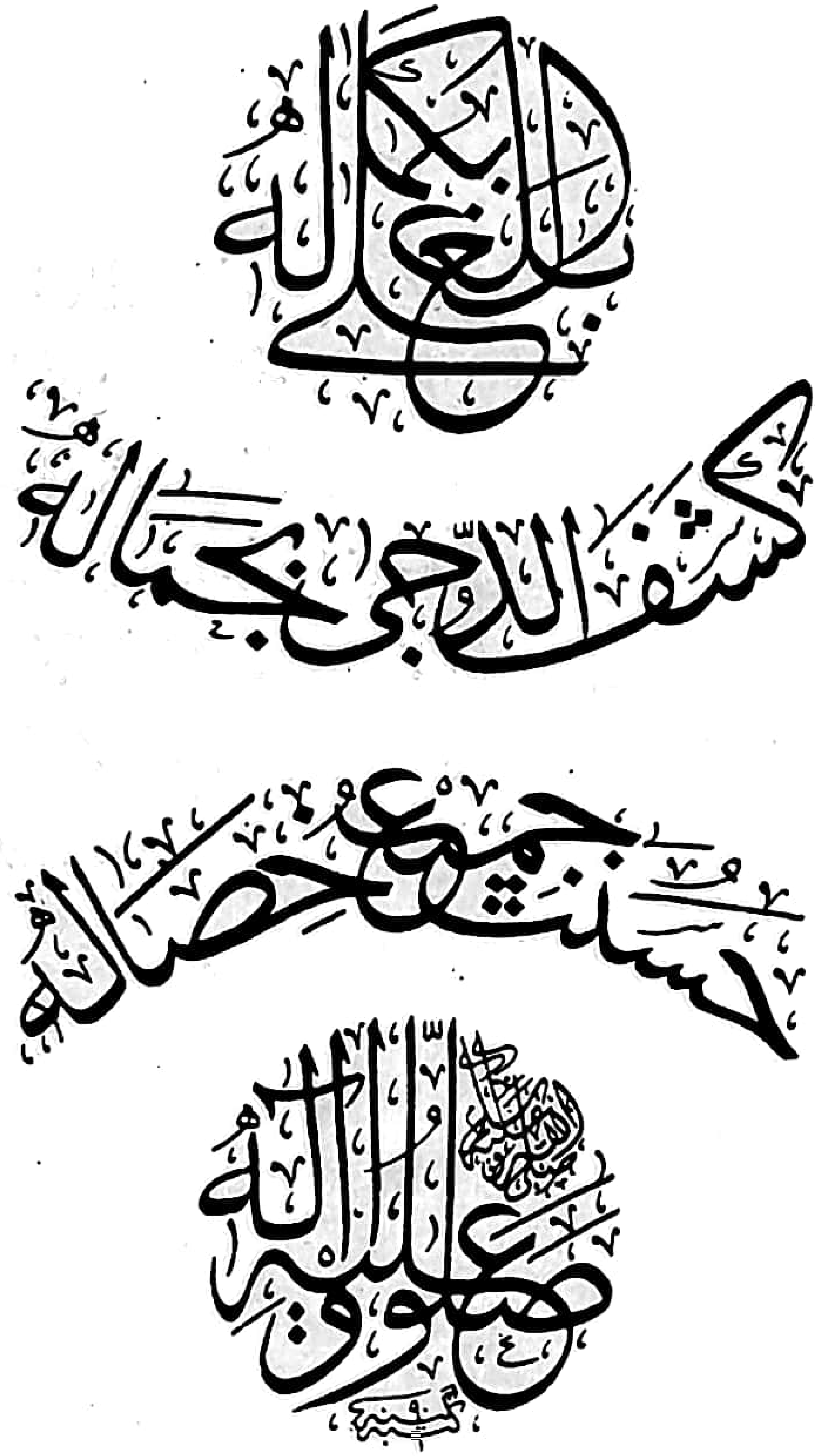
انتساب

میں اپنی اس کتاب کو نبی کریم ﷺ کے اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف منسوب کرتا ہوں جنکی محبت سرمایہ ایمان ہے بلکہ جزو ایمان اور خاتمہ کی سلامتی اسی محبت کے راسخ ہونے پر موقوف ہے۔ یہی وہ محبت ہے جو اہل سنت و جماعت کی نجات کا وسیلہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا آل محمد ﷺ کی پہچان دوزخ سے برأت ہے اور حب آلِ محمد ﷺ عبور پل صراط کا ذریعہ ہے اور ولایت آلِ محمد ﷺ عذاب سے امان ہے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



خطاطی: محمد یوسف نگینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

یا ایھاالذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماط

اس آیہ کریمہ میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے مسلمان اس حکم الٰہی کی تعمیل الصلوۃ و السلام علیک یارسول اللہ پڑھکر کرتے ہیں صلوا کے حکم کی تعمیل میں الصلوۃ اور سلموا کی تعمیل میں السلام اور علیہ کی تعمیل میں علیک یارسول اللہ سے کرتے ہیں گویا الصلوۃ و السلام علیک یارسول اللہ پڑھنا اس حکم کی تعمیل ہے چونکہ آیہ مذکور میں صلوٰۃ و سلام کا حکم مطلق ہے کوئی قید نہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ المطلق یجری علی اطلاقہ لہٰذا صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں جب چاہے پڑھ سکتا ہے اذان سے پہلے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اذان کے بعد بھی دن کو بھی رات کو بھی سفر میں بھی حضر میں بھی بر میں بحر میں بلندی پر پستی میں خشکی میں تری میں خلوت میں جلوت میں جب چاہے پڑھ لے۔

آیہ زیر بحث میں دو چیزوں کا حکم دیا ایک صلوٰۃ یعنی درود اور دوسرا سلام جہاں تک درود کی فضیلت کا تعلق ہے متعدد احادیث میں درود و سلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

فضائل درود شریف وسلام

حدیث نمبر ۱

حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ایک روز تشریف لائے اس وقت آپ کا چہرہ بشاش تھا آپ نے فرمایا

اَنَّہٗ جَآءَ نِیْ جِبْرِیْلُ فَقَا اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لاَّ یُصَلِّی عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلاَّ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلاَ یُسَلِّمَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ بَلٰی۔

﴿دارمی ج ۲ صہ ۲۱۷۔ شعب الایمان ج ۲ صہ ۲۱۲﴾

میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمد ﷺ کیا تجھ کو یہ بات پسند نہیں کہ تیری امت میں سے کوئی شخص تجھ پر درود بھیجے اور میں دس مرتبہ اس پر رحمت نازل کروں اور تیری امت میں کوئی تجھ پر سلام بھیجے اور میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں حضور نے فرمایا میں نے عرض کی ہاں میں اس بات پر راضی ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

الصّلوٰۃُوالسّلَامُ عَلَیکَ یَاسَیِّدِی یَارَسُولَ اللہ☆الصّلوٰۃُوالسّلَامُ عَلَیکَ یَاسَیِّدِی یَاحَبِیبَ اللہ

حدیث ۲

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ اپنے گھر سے نکلے اور ایک باغ میں داخل ہوئے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھ کو خوف پیدا ہو گیا کہ خدا نے آپ کو وفات دے دی ہے میں آپکی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا تجھ کو کیا ہوا میں نے آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامْ قَالَ اَلاَ اُبَشِّرُکَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلوٰۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ۔

﴿مشکوٰۃ ج ۳ صہ ۲۰۶۔ شعب الایمان ج ۲ صہ ۶۱۰﴾

﴿مسند ابی یعلیٰ ج ۲ صہ ۵۸ المستدرک ج ۱ صہ ۵۵۱﴾

ترجمہ

جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کیا میں آپ کو اسکی بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجونگا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجونگا

حدیث ۳

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

الصّلوٰۃ عَلَیَّ اَمْحَقُ لِلْخَطَآیَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَیَّ

اَفْضَلُ مِ عِتْقِ الرِّقَابِ ۔

ترجمہ

مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس سے بھی زیادہ مٹانے والا ہے کہ پانی آگ کو بجھادے اور مجھ پر سلام غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث ۴

حضرت زید بن ثابت نے فرمایا ایک صبح ہم نبی کریم کے ساتھ مدینہ کے ایک راستہ پر موجود تھے کہ ہم نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اونٹ کی مہار پکڑ کر آرہا ہے وہ نبی کریم کی بارگاہ میں آکر کھڑا ہو گیا اور ہم اس کے گرد جمع ہو گئے اس نے کہا السلام علیک ایھاالنبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضور ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا تو نے صبح کیسے کی اس پر اسکا اونٹ بلبلایا اور ایک آدمی آیا بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اوٹ کا نگہبان ہے اس نے آتے ہی کہا یارسول اللہ ﷺ اس اعرابی نے اونٹ چوری کیا ہے اس پر اونٹ کچھ دیر بلبلاتا رہا حضور نے اس اونٹ کو خاموش کر دیا جب اونٹ خاموش ہوا حضور نے اس الزام لگانے والے سے فرمایا اونٹ نے گواہی دی ہے کہ تو جھوٹا ہے وہ آدمی اپنے دعوے سے دست بردار ہو گیا اور حضور اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تو میرے پاس آیا تو تو نے اپنی زبان سے کیا کہا اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں میں نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لاَ تَبْقٰی صَلٰوۃ" اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لاَتَبْقٰی بَرَکَۃ" اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لاَ تَبْقٰی سَلاَم" اَللّٰھُمَّ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لاَ تَبْقٰی رَحْمَۃ"

حضور نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ اونٹ نے تیری برات کی گواہی دی وَاِنَّ الْمَلاَئِکَۃَ قَدْ سَدُّوْا الْاُفُقَ اور ملائکہ نے آسمان کے کناروں کو بھر دیا تھا۔

﴿طبرانی کبیر ج ۵ صہ ۱۴۱۔ مجمع الزوائد ج ۹ صہ ۱۱﴾

حدیث ۵

مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّکَانِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا وَ کُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔ ﴿سعادۃ الدارین صہ ۸۲﴾

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی ﴿۸۰﴾ بار یہ درود پاک پڑھا اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اسکے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

صرف درود شریف کے فضائل

حدیث ۱

نبی کریم ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ جس نے یہ درود پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جس نے خواب میں میرا دیدار کیا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اسکی شفاعت کرونگا اور جسکی میں شفاعت کرونگا وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ تعالےٰ اسکے جسم کو جہنم پر حرام کردیگا۔ ﴿کشف الغمہ ج ا صہ ۲۶۹﴾

حدیث ۲

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَکَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَاعَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَ فِیْ رِوَایۃٍ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَائَۃً مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَائَۃً مِنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ۔

﴿کشف الغمہ ج ا صہ ۲۷۰﴾

ترجمہ

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ اسکے بدلے اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود شریف بھیجے گا خدا تعالےٰ اس پر ہزار رحمتیں بھیجے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جو مجھ پر سو مرتبہ درود شریف بھیجے گا خدا اسکی پیشانی پر لکھ دیگا کہ یہ نفاق اور دوزخ سے آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہیدوں کے ساتھ جگہ دیگا۔

حدیث ۳

حضور نے فرمایا

مَنْ صَلَّ عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ ﴿کشف الغمہ ج ا صہ ۲۷۱﴾

ترجمہ

جس نے ایک دن میں مجھ پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے اپنا جنتی ٹھکانا دیکھ لے گا۔

حدیث ۴

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر جمعرات اور جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی اس درود شریف پر خدا تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو

اس درود شریف کو مجھ پر یوں پیش کرتا ہے جیسے تم ایک دوسرے کو تحائف پیش کرتے ہو اور وہ فرشتہ مجھے بتاتا ہے فلاں قبیلے فلاں نسب کے فلاں نام کے آدمی نے آپ پر درود بھیجا ہے سو میں اسے اپنے پاس چمکدار کتابچہ میں لکھ لیتا ہوں۔ ﴿سعادۃ الدارین صہ ۶۰﴾

حدیث ۵

حضور علیہ السلام نے فرمایا: "ثَلَاثٌ" تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ‘قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِیْ وَاَحْیَا سُنَّتِیْ وَاَکْثَرَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ۔

﴿القول البدیع صہ ۱۲۳﴾

ترجمہ

قیامت کے دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہونگے جس دن کہ اسکے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا کہا گیا یارسول اللہ وہ کون ہیں فرمایا ایک وہ ہے جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا تیسرا وہ جس نے مجھ پر دوزُد کی کثرت کی۔

حدیث ۶

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

﴿شعب الایمان ج ۲ صہ ۲۱۲﴾

ترجمہ

قیامت کے دن میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔

حضرت ابوبکر محمد بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا تو شبلی آئے اور ابوبکر بن مجاہد انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے کہا اے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام بغداد والے اسے دیوانہ تصور کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے شبلی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ شبلی کے ساتھ یہ کیا کرتے ہیں فرمایا یہ شبلی ہر نماز کے بعد "لقد جاء کم رسول من انفسکم" آخر سورت تک پڑھتا ہے اور پھر تین بار کہتا ہے "صلی اللہ علیک یا محمد" حضرت ابوبکر فرماتے ہیں میں نے شبلی سے پوچھا تو انہوں نے تصدیق کی اور ویسے ہی بیان کیا جیسے میں نے سنا اور تاریخ بغداد میں ہے کہ شبلی اسی سال سے یہ عمل کرتا چلا آرہا ہے۔

﴿تاریخ بغداد ج ۴ صہ ۳۹۵ ‘القول البدیع صہ ۱۷۳ ‘جلاءالافہام صہ ۲۵۸﴾

ہم عشق نبی میں ہجر کے دن اس طرح گزارا کرتے ہیں
منہ کرکے مدینے کی جانب آقا کو پکارا کرتے ہیں

امام راغب نے صلوٰۃ کی تعریف میں لکھا ہے کہ

الصلوٰۃ مشتمل علی ذکر اللہ و تعظیم الرسول ﷺ

ترجمہ

درود شریف ذکر خدا اور ادب مصطفےٰ ﷺ پر مشتمل ہے۔

جو لوگ صلوٰۃ وسلام سے منع کرتے ہیں وہ گویا دو چیزوں سے منع کرتے ہیں ایک اللہ کے ذکر سے اور دوسرے نبی کی تعظیم حالانکہ ان دونوں چیزوں کا حکم قرآن وحدیث میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں :

ذکر خدا کی فضیلت

خدا فرماتا ہے : **یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُو اذْکُرُوااللّٰہَ ذِکْراً کَثِیْراً**

ترجمہ

اے ایمان والو کثرت سے خدا کا ذکر کرو

حدیث ۱

لَایَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلاَّ حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ۔

﴿مشکوٰۃ ج ا صہ ۵۲۹﴾

الصلوٰۃوالسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ☆الصلوٰۃوالسلام علیک یاسیدی یاحبیب اللہ

ترجمہ

نہیں بیٹھ جاتی کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور چھا جاتی ہے اس پر رحمت اور نازل ہوتا ہے اس پر سکون واطمینان اور خدا تعالیٰ انکا ذکر فرشتوں میں کرتا ہے۔

حدیث ۲

ایکروز حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مسجد میں پہنچے جہاں حلقہ جما ہوا تھا انھوں نے پوچھا تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے انہوں نے کہا ہم ذکر الٰہی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں حضرت معاویہ نے کہا خبردار ہو کہ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تمہیں قسم نہیں دی اور رسول خدا ﷺ سے حدیث کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی آدمی نہیں ایک روز رسول خدا ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے صحابہ نے عرض کی ہم یہاں خدا کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور ہم اسکی تعریف کرتے ہیں کہ ہمیں اس نے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم پر اسکا احسان رکھا آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم نہیں بٹھایا تم کو مگر اسی چیز نے صحابہ نے کہا خدا کی قسم نہیں بٹھایا ہم کو مگر اسی چیز نے فرمایا خبردار میں نے تم پر تہمت لگانے کے لئے تم کو قسم نہ دی بلکہ

اَتَانِی جِبْرَائِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَۃَ

ترجمہ

میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ خدا تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے۔ ﴿مشکوٰۃ ج ا صہ ۵۳۵﴾

حدیث ۳

مَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَا یُرِیْدُوْنَ بِذَالِكَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُکُمْ حَسَنَاتٍ. ﴿کشف الغمہ ج ا صہ ۲۶۷﴾

ترجمہ

جب کوئی قوم خدا کی رضا کے لئے اللہ کا ذکر کرتی ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کھڑے ہو جاؤ خدا نے تمہارے گناہ بخش دیے اور تمہارے گناہ نیکیوں میں تبدیل کر دیے۔

حدیث ۴

حضور علیہ السلام ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ شَیْئٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ.

﴿مشکوٰۃ ج ا صہ ۵۳۷﴾

ترجمہ

ذکر خدا سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی شے نہیں۔ جو لوگ

مسجد میں اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ و سلام سے روکتے ہیں گویا وہ ذکر خدا سے روکتے ہیں کیونکہ صلوٰۃ میں ذکر خدا موجود ہے اور جو مسجد میں ذکر خدا سے روکے اسکے بارے میں خدا نے فرمایا

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں کو جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب

اس آیت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

ا۔ مسجد سے ذکر اللہ روکنے والا ظالم ہے اور صلوٰۃ و سلام میں ذکر اللہ شامل ہے لہٰذا صلوٰۃ و سلام سے روکنے والا ظالم ہے اور ظالم کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا.

ترجمہ

اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِنَّ الظَّالِمِیْنَ لَھُمْ عَذَاب'' اَلِیْم''

ترجمہ

بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

لہٰذا جو لوگ مسجدوں میں اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام سے روکتے ہیں وہ اپنے انجام پر غور کرلیں اور عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے فعل سے توبہ کریں۔

ب۔ چونکہ ذکر اللہ صلوٰۃ وسلام میں شامل ہے لہٰذا صلوٰۃ وسلام سے روکنے والے ذکر اللہ سے روکنے والے ہیں اور وہ مسجدوں کو ویران کرنے والے ہیں اور مسجدوں کو ویران کرنا مشرکین کا طریقہ ہے جیسا کہ آیت زیر بحث کی ایک شانِ نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ج۔ جو لوگ مسجدوں میں ذکر اللہ سے روکتے ہیں وہ ذلیل ہیں اور چونکہ صلوٰۃ وسلام میں ذکرِ خدا داخل ہے لہٰذا صلوٰۃ وسلام سے روکنے والے ذلیل و خوار ہیں۔

د۔ ذکر اللہ مسجدوں سے روکنے والے آخرت میں عذاب عظیم کے مستحق ہیں اور صلوٰۃ وسلام میں ذکر اللہ شامل ہے لہٰذا اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ وسلام

الصّلٰوۃُ وَالسّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیّدِی یَارَسُوْل اللہ ☆ الصّلٰوۃُ وَالسّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیّدِی یَاحَبِیْبَ اللہ

سے روکنے والے آخرت میں عذاب عظیم کے حقدار ہیں۔

صلوٰۃ میں دوسری چیز ہے تعظیم رسول ﷺ جس کے بارے میں قرآن نے فرمایا:

فَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوْا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

ترجمہ

پس جو لوگ اس ﴿رسول اللہ ﷺ﴾ پر ایمان لائیں اور اسکی تعظیم کریں اور اسکی مدد کریں اور اس نور کی اتباع کریں جو اسکے ساتھ اُترا وہی فلاح پانے والے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:

اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَّ مُبَشِّراً وَّ نَذِیْراً لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلاً۔

ترجمہ

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا شاھد و مبشر و نذیر بنا کر تاکہ اے لوگوں تم اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

جو مسلمان اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں وہ رسول خدا ﷺ کی

تعظیم کرتے ہیں کیونکہ صلوٰۃ میں تعظیم کا مفہوم موجود ہے اور تعظیم رسول ﷺ حکم خداوندی کی تعمیل ہے علاوہ ازیں قرآن نے بیان کیا کہ مومنوں کی نجات کا دارومدار تعظیم رسول ﷺ پر ہے لہٰذا جو لوگ مسجدوں میں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں وہ تعظیم رسول ﷺ کرتے ہیں اور نجات کے مستحق ہیں۔

کیا اذان کے بعد یا پہلے درود شریف پڑھنا جائز ہے؟

اذان کے بعد یا قبل درود شریف پڑھنا جائز ہے بلکہ ارشاد محبوب کی تعمیل ملاحظہ ہو۔

حدیث ۱

حضور نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا۔ ﴿مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ﴾

ترجمہ

جب تم موذن سے اذان سنو تو اسکی مثل کلمات کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اس حدیث سے روزروشن کی طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ اذان کے بعد

درود شریف پڑھنے کا حکم خود حضور تاجدار مدینہ سرور سینہ ﷺ نے فرمایا لہٰذا جو لوگ اذان کے وقت درود پڑھتے ہیں وہ رسول خدا ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہیں اس کے باوجود صلوٰۃ قبل الاذان کے بارے میں اگرچہ احادیث میں کوئی واضح ذکر موجود نہیں لیکن آیۃ قرآنی اور احادیث نبویہ کے عموم واطلاق سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ صلوٰۃ وسلام قبل الاذان جائز ہے اور اسکی اصل کتاب وسنت میں موجود ہے اوراس پر کوئی شرعی ممانعت وارد نہیں۔

حدیث ۲

حضرت ابی بن کعب نے سرکار دوعالم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں کس قدر آپ پر درود شریف پڑھا کروں فرمایا جس قدر چاہو عرض کی چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصے دیگر وظائف اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے عرض کیا کیا آدھا فرمایا جتنا چاہو مگر درود شریف اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے عرض کی کُل درود شریف ہی پڑھا کروں فرمایا یہ درود تمہارے غم کو کافی ہو گا اور تمہارے گناہوں کو مٹادے گا۔ ﴿مشکوٰۃ ج ا صہ ۲۰۵﴾

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابی کعب اپنے وظائف کا سارا وقت حضور پر درود شریف پڑھنے میں صرف کرتے تھے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھنے کا وقت اذان سے پہلے کا تھا یا اذان کے بعد کا تھا۔ اگر اذان

سے پہلے کا تھا تو ثابت ہوا کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز ہے اگر درود شریف پڑھنے کا وقت اذان کے بعد کا تھا تو اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا جواز ثابت ہوا۔

صلوٰۃ کی تشریح کے بعد اب سلام پر بحث کی جاتی ہے حضور علیہ السلام پر سلام پڑھنا بھی احادیث نبویہ سے ثابت ہے احادیث ملاحظہ ہوں۔

حدیث ۱

مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلاَّ رَدَّاللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلاَمَ۔

﴿مشکوٰۃ ج ا صہ ۲۰۴﴾

ترجمہ

حضور نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

حدیث ۲

حضور نے فرمایا

اِنَّ لِلّٰہِ مَلاَئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الارض یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی اَلسَّلاَم

ترجمہ

خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری

امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

حدیث ۳

حضور علیہ السلام نے فرمایا :

مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْراً فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً

﴿شفا شریف ج ۲ صہ ۶۱﴾

ترجمہ

جس نے مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجا وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک غلام آزاد کیا۔

حدیث ۴

حضور علیہ السلام نے فرمایا :

مَامِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ فِیْ شَرْقٍ ولاَغرْب۔اِلاَّ اَنَا وَ مَلاَئِکَۃُ رَبِّیْ نَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلاَمَ۔

﴿جلاء الافہام صہ ۱۹﴾

ترجمہ

کوئی مسلمان مشرق و مغرب میں ایسا نہیں ،جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

اب سنئے کہ انبیاء کرام پر سلام بھیجنا سنت الٰہیہ ۔ ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

١. سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی العٰلَمِیْنَ

نوح پر سلام ہو جہان والوں میں

٢. سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ

سلام ہو ابراہیم پر

٣. سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ

سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر

٤. سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ

سلام الیاس پر

٥. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

اور سلام ہو پیغمبروں پر

اذان سے پہلے صلوٰۃوسلام کب شروع ہوا؟

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ اذان سے پہلے صلوٰۃوسلام حضور علیہ السلام اور آپکے خلفائے راشدین کے زمانے میں رائج نہ تھا۔ سلام روافض کے زمانے میں مصر میں شروع ہوا اور وہ اس طرح کہ رافضی خلیفہ نے حکم دیا کہ موذن مجھ پر اور میرے وزراء پر سلام بھیجا کریں مؤذنوں نے ان پر سلام بھیجنا شروع کر دیا لیکن جب رافضی حاکم مر گیا اور اسکی ہمشیرہ حاکم بن گئی تو مؤذنوں نے اس پر اور اسکے وزراء پر جو کہ عورتیں تھیں سلام بھیجنا شروع کر دیا پھر جب صلاح الدین ایوبی حاکم بنا تو اُس نے اِس بدعت کو ختم کر دیا اور حکم دیا کہ موذن رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃوسلام پڑھا کریں اور تمام شہروں اور دیہاتوں میں اس کے لئے حکم جاری کیا۔ ﴿کشف الغمہ ج ا صہ ۷۸﴾

سلطان صلاح الدین ایوبی کے بارے میں دیوبندیوں نے اپنی کتاب "دعوت وعزیمت" میں لکھا ہے کہ وہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان تھا۔

معلوم ہوا جس نے اذان کے وقت حضور ﷺ پر صلوٰۃوسلام کو رواج دیا وہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان تھا یہی وجہ ہے کہ اذان کے بعد یا قبل حضور علیہ السلام پر صلوٰۃوسلام وہی لوگ پڑھتے ہیں جو صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں اور پھر آیہ کریمہ : یَاۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّو عَلَیْهِ وَسَلِمُوْ تَسْلِیْمًاo

پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے صلوٰۃوسلام پڑھنے کا

حکم ایمان والوں کو دیا ہے بے ایمانوں کو حکم نہیں دیا لہٰذا سرور کونین پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا یہ ایمان والوں کا کام ہے بے ایمانوں کا نہیں۔

رسول اکرم ﷺ پر مطلقاً صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بارے میں چند حوالے ملاحظہ ہوں:

۱۔ مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص "**الصلوٰۃ وسلام علیک یارسول اللہ**" کے صیغہ سے درود شریف پڑھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ خدا کے فرشتے اس درود کو بارگاہ اقدس ﷺ میں پہنچادیں گے اس کے اس فعل کو بھی ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ ﴿اختلاف امت اور صراط مستقیم صہ ۴۶﴾

۲۔ مولوی ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ ایک شخص صالح ذاکر شاغل جن کو حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت خواب وبیداری میں اکثر ہوتی تھی ایک بار حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب کو میرا سلام پہنچا دینا وہ صاحب متردد ہوئے کہ میں تو کبھی تھانہ بھون گیا بھی نہیں مولانا کو سلام کیسے پہنچاؤں گا تو خود حضور ﷺ نے ہی ارشاد فرمایا کہ تمہارے مولوی صاحب ﴿ظفر احمد﴾ جب جائیں گے ان سے کہہ دینا وہ پہنچا دینگے۔ جامع واعظ ﴿ظفر احمد﴾ کہتا ہے کہ جب میں نے حکیم الامت کو یہ مضمون پہنچایا مولانا کی عجیب حالت ہوگئی جس کو

میں بیان نہیں کر سکتا جواب میں ارشاد فرمایا کہ میری سمجھ میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں آتا جس سے حضور ﷺ کے سلام مبارک کا جواب دوں پھر بعد میں فرمایا کہ یوں جی چاہتا ہے کا آج درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ سے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

﴿شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ صہ ۷۱ حاشیہ﴾

۳۔ مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا

"**والصلوٰۃ والسلام علیک یارسول**"

کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور انکا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب وندا کیوں نہ ہو مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ ﴿الشہاب الثاقب صہ ۶۵﴾

اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ اہل مکہ اور اہل مدینہ منورہ "**الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ**" پڑھا کرتے تھے۔

ب۔ دیوبندی بزرگ "الصلوۃوالسلام علیك یا رسول اللّٰہ" کو مستحب جانتے ہیں اور اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو اسی طرح درود شریف پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

ج۔ جو لوگ "الصلوۃوالسلام علیك یارسول اللّٰہ" سے منع کرتے ہیں وہ خبیث وہابی ہیں۔

۴۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوھی مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی مولوی خلیل احمد جیسے علمائے دیوبند کے پیرومرشد ہیں کے بارے میں مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے۔

فرمایا کہ "الصلوۃوالسلام علیك یا رسول اللّٰہ" بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے له الخلق والامر عالم امر مقید بجهت وطرف و قرب و بعدو غیرہ نہیں ہے پس اسکے جواز میں شک نہیں۔ ﴿امداد المشتاق صہ ۵۹۔ شمائم امدادیہ صہ ۵۲﴾

۵۔ اسی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے لکھا ہے :

ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس ﷺ میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص "الصلوۃوالسلام علیك یا رسول اللّٰہ" کہے کچھ مضائقہ نہیں۔ ﴿فیصلہ ہفت مسئلہ صہ ۱۰﴾

۶۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا طریقہ یہ لکھا

ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرتے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور "الصلوۃوالسلام علیك یا رسول اللّٰہ" کی داھنے جانب اور "الصلوۃوالسلام علیك یا نبی اللّٰہ" کی بائیں اور 'الصلوۃوالسلام علیك یا حبیب اللّٰہ" کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے دورد شریف پڑھے اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے

اللّٰھم صل علی محمد كما امرتنا ان نصلی علیه اللّٰھم صلی علی محمد كما هواهله اللّٰهم صلی علی محمد كما تحب وترضاه

پڑھے اور سوتے وقت اکیس بار سورۂ نصر پڑھ کر آپ ﷺ کے جمال مبارک کا تصور کرنے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کر طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور

"الصلوۃوالسلام علیك یارسول اللّٰہ"

پڑھکر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے اگر چندبار کریگا انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل

ہوگا۔ ﴿ضیاء القلوب صہ ۵۴﴾

۷۔ علامہ سید احمد زینی نے لکھاہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے

انه قتل رجلا اعمٰى كان مؤذنا صالحا ذاصوت حسن نهاه عن الصلوٰة على النبى ﷺ فى المناره بعد الاذان فلم ينته واتى بالصلاة على النبي ﷺ فامر بقتله فقتل

ترجمہ

ایک نابینا آدمی کو قتل کیا جو نیک خوش آواز مؤذن تھا اور وہ مسجد کے منارہ پر چڑھ کر بعد اذان حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا کرتا تھا محمد بن عبدالوہاب نے اس مؤذن کو ایسا کرنے سے منع کیا وہ منع نہ ہوا اور مسجد میں حسب سابق آیا اور حضور ﷺ پر بعد اذان درود شریف پڑھا محمد بن عبدالوہاب نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا پس وہ قتل کر دیا گیا۔

علامہ سید احمد زینی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حرمین شریفین پر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے قبضہ سے پہلے مساجد میں اذان کے بعد صلوۃ وسلام پڑھا جاتا تھا۔

۸۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھاہے

پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے اور ادفتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے کہ وہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا

الصلوٰةُ والسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِى يَارَسُولَ الله ☆ الصلوٰةُ والسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِى يَاحَبِيبَ الله

ہے اور فتح ہر ایک ولی کی اسکے ایک کلمہ سے ہوئی نے جو حضوری کے ساتھ اسکا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے اسکی برکت و صفائی کا مشاہدہ کریگا اور چودہ سو ولی کی ولایت سے حصہ پائے گا اور فیضیاب ہوگا۔ ﴿انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ﴾

اور اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اور ادفتحیہ وہ وظائف کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت سید کبیر علی ہمدانی ؒ بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں ان کو حضور ﷺ کی زیارت ہوئی خواب میں اور نبی کریم ﷺ نے ان کو اور ادفتحیہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا شاہ صاحب کے ارشاد سے پتہ چلا کہ

ا۔ جو شخص ہر روز اور ادفتحیہ کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے وہ چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائیگا اور اسکی برکتوں کا مشاہدہ کریگا۔

ب۔ حضور ﷺ نے خود حضرت سید کبیر علی ہمدانی کو اس اور ادفتحیہ کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا اس اور ادفتحیہ میں یہ درود شریف بھی ہے یعنی

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوٰة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يارحمة للعالمين

الصلوٰة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

الصلوٰة ولسلام عليك يا سيد المرسلين

الصلوٰة والسلام عليك يا امام المتقين

اگر یہ درود شریف پڑھنا شرک ہوتا تو نبی کریم کبھی سید کبیر علی ہمدانی کو اس کے پڑھنے کے لئے ارشاد نہ فرماتے اور نہ ہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس کے پڑھنے کی ترغیب دیتے کیونکہ شرک کرنے والوں کو کبھی ولایت کا حصہ نہیں مل سکتا ولایت کے لئے مومن ہونا ضروری ہے۔

۹۔ غیر مقلدین کے امام علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ

درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھنا چاہیے جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔ ﴿تحفۃ الذاکرین صہ ۱۱۱﴾

۱۰۔ دیوبندی مولوی زکریا مصنف تبلیغی نصاب نے لکھا ہے

بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھادے تو زیادہ اچھا ہے۔

﴿تبلیغی نصاب صہ ۷۰۲﴾

۱۱۔ علامہ سخاوی نے لکھا ہے۔

قد احدث المؤذنون الصلوٰة والسلام علی رسول اللہ ﷺ عقب الاذان للفرائض الخمس الا الصبح والجمعة فانهم یقدمون ذالك فیها علی الاذان والا المغرب فانهم لا یفعلونه اصلالخیق

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ ☆الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یاحبیب اللہ

وقتها. ﴿القول البدیع﴾

ترجمہ

مؤذنوں نے جمعہ اور صبح کے علاوہ فرائض کی تمام اذانوں کے بعد رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا شروع کر دیا وہ ان نمازوں میں صلوٰۃ و سلام کو اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں صلوٰۃ و سلام بالکل نہیں پڑھتے کیونکہ اس کا وقت تنگ ہوتا ہے اور آگے لکھتے ہیں

والصواب انه بدعة حسنة یو جر فاعله بحسن نیته.

﴿القول البدیع صہ ۱۹۳﴾

ترجمہ

اور صحیح یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے اور اس کے کرنے والے یعنی اذان سے پہلے "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ" پڑھنے والے کو حسن نیت کی بنا پر ثواب ملے گا۔

اور علامہ علاؤالدین الحصکفی نے بھی لکھا ہے۔ "ھو بدعة حسنة"

﴿در مختار ج ا صہ ۳۶۲﴾

اور بدعت حسنہ کو نبی کریم ﷺ نے سنت کا نام دیا ہے ارشاد عالی ہے

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدِهَا

ترجمہ

جس نے کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اسکا اجر ملے گا اور جو بھی اس اچھے طریقے پر چلے اس کے برابر بھی ثواب ملے گا۔

۱۲۔ مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے بلکہ انکی ﴿رسول خدا ﷺ کی﴾ تعظیم و تکریم کریں جسکی ایک صورت صلوٰۃ و سلام بھیجنا ہے۔

﴿تفسیر عثمانی صہ ۵۶۸﴾

جو لوگ اذان سے قبل یا بعد " الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله"، کو شرک کہتے ہیں اور پڑھنے ولوں کو منع کرتے ہیں وہ بتائیں کہ کیا مولوی یوسف لدھیانوی۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی شبیر احمد عثمانی۔ مولوی حسین احمد ٹانڈوی۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ مولوی زکریا اور قاضی شوکانی ان کے نزدیک مومن تھے یا نہیں۔

"مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ"

ترجمہ

جس کو مومن اچھا سمجھیں وہ کام خدا کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

﴿طبرانی اوسط ج ۴ صہ ۳۶۴﴾

چونکہ انہوں نے الصلوٰۃ والسلام کو اچھا سمجھا لہٰذا یہ درود شریف خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے اور اگر وہ مومن نہ تھے تو اعلان کردیں مذکورہ علماء

مومن نہ تھے بلکہ کافر تھے۔

۱۳۔ علامہ شرف نوی نے لکھا ہے کہ

وقد نص العلماء على كراهة الاقتصار على الصلوٰة عليه ﷺ من غير تسليم. ﴿حاشیہ مسلم شریف ج ۱ صہ ۲﴾

ترجمہ

حضور ﷺ پر سلام کے بغیر صرف صلوٰۃ پڑھنے کو علماء نے مکروہ جانا ہے یعنی صرف الصلوٰۃ علی النبی ﷺ نہ پڑھے بلکہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھے۔

قبل از اذان یا بعد

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول کے عقلی دلائل

۱۔ تمام محدثین حدیث کی کتابوں میں حضور کے نام کے ساتھ یا جہاں رسول یا نبی کا لفظ آتا ہے ﷺ لکھتے ہیں بلکہ دیوبندی اور غیر مقلد بھی جو حدیث کی کتاب چھاپتے ہیں وہ حضور کے ان متذکرہ صفاتی ناموں کے ساتھ ﷺ لکھتے ہیں حالانکہ حضور پر درود وسلام کا یہ طریقہ خود زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں رائج نہ تھا اب پوچھو ان دیابنہ اور غیر مقلدوں سے کہ اس طریقہ سے درود و سلام لکھنا اور پڑھنا بدعت ہے یا نہیں اگر یہ بدعت نہیں تو اذان سے قبل الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ پڑھنے والوں پر شرک کے فتوے کیوں اور اگر یہ بدعت ہے تو پڑھیں وہ حدیث جو ان کے ہاں زبان زد عام

كُلّ بِدْعَةٍ ضَلاَ لَة" وَ كُلّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّار

ترجمہ: ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے۔

اور اگر درود و سلام کا یہ طریقہ بدعت حسنہ ہے اور بدعت حسنہ کرنے والا اپنے حسن نیت کی بنا پر اجر و ثواب کا مستحق ہے تو اہل سنت وجماعت جو اذان سے پہلے "الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ" ﷺ پڑھتے ہیں کی

مخالفت کیوں کرتے ہیں۔

حفص بن عبداللہ نے امام ابو زرعہ رازی کو انکی وفات کے بعد آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھ کر اسکی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھیں اور لفظ نبی لکھ کر ﷺ لکھ دیا کرتا تھا۔ ﴿کنز العمال ج ۱ صہ ۱۱ تاریخ بغداد ج ۱۰ صہ ۳۳۶﴾

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا اے بلال مجھے وہ عمل بتاؤ جس کی تمہیں اسلام میں سب سے زیادہ منفعت کی امید ہو کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی آہٹ سنی ہے حضرت بلال نے کہا میں نے اسلام میں ایسا کوئی عمل نہیں کیا جسکی منفعت کی مجھے زیادہ امید ہو البتہ رات ہو یا دن جب میں مکمل وضو کرتا ہوں تو میں اس وضو کے ساتھ اتنی رکعات نماز پڑھ لیتا ہوں جتنی رکعات نماز اللہ تعالےٰ نے میری قسمت میں لکھدی ہے۔

﴿مسلم شریف فضائل بلال﴾

اس حدیث سے پتہ چلا کہ بلال حبشی ہر وضو کے بعد نفل نماز ادا کرتے اور ایسی نماز مستحب ہے اور ہر وقت باوضو رہنا بھی مستحب ہے ان دو مستحب نیک اعمال کی بناء پر حضرت بلالؓ کو دخول جنت نصیب ہوا معلوم ہوا کہ بعض مستحب امر بھی جنت میں داخلے کا موجب ہو سکتا ہے ہم اہل سنت وجماعت

" الصلوٰة والسلام عليك يا رسول اللّٰه"

قبل ازاذان پڑھنا مستحب جانتے ہیں اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے بھی اس درودو سلام کو مستحب لکھاہے جیسے کہ پہلے گزر چکالہٰذا اخدا تعالےٰ کے فضل عمیم سے امیدواثق ہے کہ اذان سے پہلے " الصلوٰة والسلام عليك يا رسول اللّٰه ﷺ" پڑھنے والوں کو جنت عطافرمائیگا۔

۳۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مسجد قبامیں انصار کاایک آدمی انکی امامت کرتا تھاوہ نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں میں سے جب بھی کسی صورت کوشروع کرتاتو قل ھواللہ احد سے شروع کرتااور اس سے فارغ ہونے کے بعد کوئی اور صورت پڑھتاوہ اس طرح ہر رکعت میں کرتااس کے ساتھیوں نے اس سے کہاتم اس صورت سے قراءت شروع کرتے ہو پھراس کوکافی نہیں سمجھتے اور دوسری صورت پڑھتے ہو تم صرف اسی صورت کو پڑھو اور یا اس صورت کو چھوڑدواور کوئی اور صورت پڑھواس نے کہامیں اس صورت کوترک نہیں کرنگااگر تم کو میری امامت پسند ہو تو میں نماز پڑھاؤنگااور اگر تم کو میری امامت پسند نہیں ھے تو مجھ کو چھوڑدووہ لوگ اس شخص کے علاوہ کسی اور کوامام بنانا پسند نہ کرتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں وہ ان سب سے افضل تھاجب انکے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے توانہوں نے اس واقعہ کی خبر دی آپ نے فرمایا: اے فلاں تم کواپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کیاچیز مانع ہے اوراس

صورت کوہر رکعت میں لازماًپڑھنے کا کیاسبب ہے اس نے کہا۔

اِنِّیْ اُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

ترجمہ

میں اس صورت یعنی قل شریف سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا اسکی محبت تجھے جنت میں داخل کردیگی کسی حدیث سے یہ بات ثابت نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر رکعت میں قل شریف پڑھنے کا حکم دیاہو یہ نیاکام اس صحابی نے اپنے اجتہاد سے شروع کیاتھااس سے بدعت حسنہ کا ثبوت ملا حضور نے اسے جنت کی بشارت دی جس سے پتہ چلاکہ بدعت حسنہ پر عمل دخول جنت کا موجب ہے اور اذان سے قبل " الصلوٰة و السلام عليك يا رسول اللّٰه ﷺ" پڑھنابدعت حسنہ ھے جیسے کہ پہلے گزر چکالہٰذااس پر عمل دوام بھی دخول جنت کاباعث بن سکتاہے

حضرت کلثوم بن ھدم انصاریؓ نے نماز کی ہر رکعت سورۃ اخلاص پڑھنے کولازم کرلیااور یہ لزوم صرف قرآن مجید کی اس صورۃ سے محبت کی بناپر تھارسول اللہ ﷺ نے اس عمل پران کو جنت کی بشارت دی سواسی نہج پررسول اللہ ﷺ کی محبت کی بناپر اگر اہل سنت اذان سے کچھ وقفہ پہلے یا نماز کے بعد اعتقاد لذوم کے بغیر صلوٰۃوالسلام پڑھنے کو معمول بنالیں تووہ کب اس بشارت سے محروم ہونگے۔

۵۔ حضور نبی کریم سے گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو آدمی کے لئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا سبب ہوتے ہیں وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے اظہار فخر و غرور اور ریا کے لئے باندھا ھے یا مسلمانوں سے دشمنی کے لئے اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے پردہ ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لئے باندھا ہے اور انکی پشت اور گردنوں میں وہ خدا کے حق کو فراموش نہیں کرتا یہ گھوڑے اس شخص کے لئے پردہ ہونگے اور وہ گھوڑے جو ثواب کا سبب ہوتے ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے مسلمانوں کے لئے خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے باندھا اور چراگاہوں اور سبزہ میں رکھا اس چراگاہ اور سبزہ میں سے جس قدر وہ گھوڑے کھاتے ہیں اس کے حساب میں سبزہ کی مقدار کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور انکی لید اور پیشاب بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے اور جو گھوڑا رسی توڑ کر ایک یا دو میدان میں دوڑتا ھے خداوند تعالےٰ اس کو قدموں کے نشانات اور لید کو بھی نیکیوں میں شمار کرتا ہے اور ان کا مالک جب ان کو نہر پر لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو تو پانی کی مقدار کے موافق اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہ بیان سن کر صحابہ

نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ گدھوں کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا مجھ پر گدھوں کا حکم نازل نہیں کیا گیا مگر صرف ایک جامع آیت خدا فرماتا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

ترجمہ

جو شخص عمل کریگا ایک ذرہ کے برابر نیکی کا دیکھے گا اس کو اور جو شخص کہ عمل کرے ایک ذرہ کے برابر برائی کا دیکھے گا اس کو۔

اس سے معلوم ہوا کہ گدھوں کی زکوٰۃ کے بارے میں کوئی واضح حکم نازل نہیں ہوا لیکن اگر کوئی گدھوں کی زکوٰۃ کے طور پر کچھ رقم غرباء اور حاجتمندوں میں تقسیم کردے نیک نیتی کی بناء پر طالب ثواب ہو کر تو وہ ان نیکی کا اجر و ثواب ضرور پائے گا پتہ چلا جس نیک عمل کے بارے میں کوئی واضح حکم نازل نہ ہوا ہو اسکو بھی نیک نیتی سے طالب ثواب ہو کر کیا جائے تو ثواب ضرور ملتا ہے لہٰذا اگرچہ صلوٰۃ والسلام قبل یا بعد اذان کے بارے میں کوئی واضح حکم نازل نہیں ہوا مگر پھر بھی خلوص نیت سے طالب ثواب ہو کر کیا جائے تو بالیقین اجر و ثواب ہوگا جیسے کہ علامہ سخاوی نے لکھا کہ

یؤجر فاعله بحسن نیته حسن

حسن نیت کی بنا کر اس کے کرنے والے کو ثواب ہوگا

اعتراض

اذان سے قبل" الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ"

پڑھنازیادہ فی الازان ہے۔

جواب

یہ اعتراض بالکل لغو ہے اس لئے کہ کسی شے پر زیادہ اس کی جنس سے متحقق ہوتی ہے مثلاً پانچ نمازوں پر چھٹی نماز کا زیادہ کرنا اور اس کو مباح قرار دینا ہرگز جائز نہیں لیکن صلوٰۃ و سلام قبل الاذان کو اس قبیل سے قرار دینا صریح جہالت ہے چھٹی نماز۔ نماز کی جنس قرار پائے گی اور صلوٰۃ و سلام قبل از اذان ہویا بعد از اذان جنس اذان سے ہرگز نہیں لہٰذا اس کو زیادہ علی الاذان کہنا باطل محض ہے اس کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

دلیل اوّل

امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں ایک حدیث نقل کی فرمائی کہ حضرت عروہ بن زبیر بنی نجار کی ایک عورت سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مسجد نبوی ﷺ کے ارد گرد جتنے مکانات تھے ان میں سے میرا مکان سب سے زیادہ بلند تھا حضرت بلالؓ صبح کی اذان میرے مکان کی چھت پر چڑھ کر دیتے وہ طلوع صبح صادق سے پہلے ہی آجاتے اور طلوع فجر کا انتظار فرماتے جب صبح صادق طلوع ہو جاتی تو بڑے ناز سے کھڑے ہوتے پھر کہتے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ وَ اسْتَعِیْنُكَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْ ادِیْنَكَ

ترجمہ

اے اللہ میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں قریش پر کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں اتنے الفاظ ادا کرنے کے بعد پھر حضرت بلالؓ اذان دیتے وہ عورت کہتی ہے—

وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهٗ كَانَ تَرَ كَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ

﴿سنن کبریٰ ج ۱ صہ ۴۲۵۔ وفاء الوفا ج ۲ صہ ۵۲۹﴾

ترجمہ

خدا کی قسم مجھے علم نہیں کہ حضرت بلال نے ایک رات بھی ان کلمات کو ترک کیا ہو۔

حضرت بلال حبشیؓ روزانہ اذان فجر سے قبل ان کلمات طیبات کو پڑھتے اس کے بعد اذان دیتے اس زمانے میں کسی نے بھی ان کلمات کو زیادہ فی الازان نہیں کہا خود رسول خدا نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ اے بلال اذان پر ان کلمات کا اضافہ نہ کیا کرو اس سے لوگوں کو شبہ ہوگا کہ یہ کلمات اذان کا حصہ ہیں کیوں نہ فرمایا اس لئے کہ یہ کلمات اذان کی جنس سے نہیں اسی طرح اذان سے قبل اگر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ پڑھا جائے تو وہ اذان میں زیادتی اور اضافہ نہ ہوگا اس لئے کہ یہ کلمات طیبات اذان کی جنس سے نہیں۔

دلیل دوم

فقہانے نماز کے درود ابراہیمی میں لفظ "سیدنا" کے اضافہ کو مستحب قرار دیا ہے چنانچہ صاحب درمختار نے فرمایا

وندب السیارة لان زیادة الاخبار الواقع عین السلوك الادب فهو افضل من تركه.

ترجمہ

نماز میں درود شریف میں سیدنا کا اضافہ مستحب ہے کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ پر چلنا ہے لہٰذا اسکا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے۔

والا افضل الایتان بفظ السیادة کما قال ابن ظهیرة وصرح به جمع و به افتی اشارع لان فیه الایتان بما امرنا به و زیادة الاخبار بالواقع الذی هو ادب فهو افضل من تركه. ﴿شامی ج ا صہ ۴۷۹﴾

ترجمہ

لفظ "سیدنا" لانا افضل ہے یعنی نماز میں درود شریف میں اللّٰھم صل علی سیدنا محمد ﷺ کہنا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہاء کی ایک جماعت نے اسکی تصریح کی اور اسی کے مطابق شارح ﴿صاحب درمختار﴾ نے بھی فتویٰ دیا کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا

ہے ﴿یعنی حضور کی تعظیم توقیر﴾ اور زیادہ اخبار اس واقع کی جو عین ادب ہے لہٰذا اسکا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے دیکھئے نماز بالا تفاق عبادت ہے اور اس عبادت میں لفظ سیدنا کی زیادتی فقہاء کے نزدیک افضل ہے فقہاء کرام کی اس تصریح سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

ا۔ یہ کہ ہر وہ چیز جو عہد اول میں نہ ہو اسے حرام و ناجائز اور بدعت ضلالت کہنا باطل محض ہے لہٰذا اذان جو کہ خدا کی عبادت ہے سے قبل الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ پڑھنا ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے اور نہ ہی یہ بدعت ضلالت ہے۔

مولوی شید احمد گنگوھی سے بھی لفظ "سیدنا" کے اضافہ کے بارے میں سوال ہوا تھا ان کا جواب ملاحظہ ہو۔

ایک مرتبہ مولانا ولایت حسین صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت ﴿مولوی رشید احمد گنگوھی﴾ نماز میں درود شریف کے اندر لفظ "سیدنا" ملانا چاہئے یا نہیں حضرت نے فرمایا ہاں مولوی صاحب نے عرض کی کسی روایت میں لفظ سیدنا پایا نہیں گیا حضرت امام ربانی نے فرمایا اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لفظ سیدنا نہ فرمایا مگر ہمیں یہی لائق ہے ملائیں۔

﴿تذکرۃ الرشید ج ۲ صہ ۲۹۱﴾

اس عبادت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

ا۔ ہر وہ کام جو حضور کے زمانے میں نہ ہوا ہو ناجائز نہیں اگر ناجائز ہوتا تو مولوی ولایت حسین کی تصریح کر دینے کے باوجود مولوی رشید احمد لفظ سیدنا کے اضافے کی اجازت نہ دیتے اور کہہ دیتے کہ چونکہ حضور کے زمانے میں اسکا ثبوت نہیں ملتا لہٰذا یہ اضافہ نہ کرنا چاہیئے۔

ب۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے انداز جواب سے پتہ چلتا ہے کہ لفظ "سیدنا" کے اضافے میں نبی کریم کا ادب و احترام اور تعظیم و تکریم ملحوظ خاطر ہے۔

ج۔ بدعت حسنہ جائز ہے اس کے کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے

اس بحث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اذان سے قبل الصلوٰة و السلام عليك يا رسول الله ﷺ پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا لیکن اگر کوئی رسول خدا ﷺ کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر اس طرح درود و سلام کو پڑھ لے تو نہ اسکا یہ فعل ناجائز و حرام ہے اور نہ ہی یہ بدعت ضلالت ہے۔

"کیا اذان سے قبل الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ کہنا بدعت سیئہ ہے"

اذان سے قبل الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ پڑھنا ہرگز بدعت سیئہ نہیں یہ بدعت حسنہ ہے جسکی اسلام نے اجازت دی ہے جسے

کہ گزشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں اس فعل کو بدعت سیئہ وہ لوگ قرار دیتے ہیں جو بدعت کی تعریف سے واقف نہیں اور نہ ہی بدعت کی اقسام کی ان کو خبر ہے۔ ملاحظہ ہو بدعت کی تعریف اور اسکی اقسام

بدعت کی تعریف

امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ امام شافعی نے بدعت کی تعریف یوں کی ہے

ما احدث وخالف كتابا اوسنة او اجماعا او اثر فهو البدعة الضالة وما احدث من الخير و لم يخالف شيئا من ذالك فهو المحمود. ☼الحاوی للفتاوی ج ا ص ۱۹۲☼

ترجمہ

جو نئی چیز کتاب اللہ یا سنت یا اجماع یا اثر کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالت ہے اور جس نئی چیز میں خیر اور بھلائی ہو اور وہ ان میں سے کسی کے خلاف نہ ہو وہ محمود ہے معلوم ہوا کہ بدعت کی دو اقسام ہیں بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ بدعت سیئہ حرام ہے اور بدعت حسنہ جائز ہے

علامہ شرف النووی علامہ شامی اور حضرت علامہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ بدعت کی پانچ اقسام ہیں :

۱.بدعت واجبہ

وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اسکے چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہو جیسے قرآن کے اعراب۔ دینی مدارس اور علم نحو پڑھنا۔

۲.بدعت حرام

وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے مثلاً مذہب قدریہ۔ جبریہ وغیرہ۔

۳.بدعت مکروہہ

وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے مثلاً مساجد کو فخریہ زینت دینا۔

۴.بدعت مستحب

وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور اس کو عام مسلمان کار ثواب جانتے ہوں مثلاً مسافر خانے بنانا محفل میلاد اور فاتحہ بزرگان دین۔

۵.بدعت مباح

ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور بغیر کسی نیت خیر کے کیا جائے مثلاً نماز فجر کے بعد مصافحہ کرنا عمدہ کھانے پکانا وغیرہ۔

﴿شرح مسلم شرف النووی ج ا صہ ۲۸۵۔ وقاۃ ج ا صہ ۲۱۶۔ شامی شریف ج ا صہ ۳۷۶﴾

در مختار باب الاذان میں ہے کہ اذان کے بعد سلام سنہ ۷۸۱ھ میں ایجاد ہوا لیکن یہ بدعت ہے حقیقت یہ ھے کہ اسلام کی کوئی عبادت بدت حسنہ

الصّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ☆الصّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللہ

سے خالی نہیں اس سلسلے میں حکیم الامت مفسر قرآن مولانا مفتی احمد یار خان کی تیار کردہ فہرست ملاحظہ ہو :

ایمان

مسلمان کے بچہ بچہ کو ایمان مجمل اور ایمان مفصل یاد کرایا جاتا ہے ایمان کی یہ دو صفتیں اور ان کے یہ دونوں نام بدعت ہیں قرون ثلاثہ میں انکا پتہ نہیں چلتا۔

کلمہ

ہر مسلمان چھ کلمے یاد کرتا ہے یہ چھ کلمے انکے نام انکی ترتیب سب بدعت ہیں جنکا قرون ثلاثہ میں پتہ نہ تھا۔

قرآن

قرآن شریف کے تیس پارے بنانا ان میں رکوع قائم کرنا اس پر اعراب لگانا سب بدعت ہیں۔

حدیث

احادیث کو کتابی شکل میں جمع کرنا حدیث کی اسناد بیان کرنا اسناد پر جرح کرنا اور حدیث کی قسمیں بنانا یہ صحیح ہے یہ حسن ہے یہ ضعیف ہے وغیرہ پھر انکے احکام مقرر کرنا غرضیکہ سارا فن حدیث بدعت ہے

اصول حدیث

یہ فن بالکل بدعت ہے بلکہ اسکا تو نام بھی بدعت ہے اسکے سارے قاعدے قانون بدعت ہیں

اصول فقہ وعلم الکلام

یہ علم بھی بالکل بدعت ہے انکے قواعد وضوابط سب بدعت ہیں۔

نماز

نماز میں زبان سے نیت کرنا بدعت ہے جسکا ثبوت قرون ثلاثہ میں نہیں ملتا رمضان میں بیس تراویح پر مواظبت کرنا بدعت ہے خود فاروق اعظم نے فرمایانعمت البدعة هذه یہ بڑی اچھی بدعت ہے

روزہ

روزہ رکھنے کی نیت ان الفاظ سے کرنا نویت بصوم غدٍ بدعت ہے افطار کے وقت اللّٰھم انی لك صمت کہنا بدعت ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ میں موجودہ سکہ رائج الوقت ادا کرنا بدعت ہیں قرون ثلاثہ میں تصویر والے نوٹ اور سکے نہ ہوتے تھے نہ ان سے زکوٰۃ جیسی عبادت ہوتی تھی نقدی کی شکل میں صدقہ فطر ادا کرنا بدعت ہے۔

حج

ہوائی جہاز۔ ریل گاڑی۔ کار ائر کنڈیشنڈ کوچ کے ذریعے حج کا سفر کرنا بدعت ہے۔

طریقت

طریقت کے چاروں سلاسل بدعت ہیں قادری۔ نقشبندی۔ سہروردی اور چشتی سلسلے بعد میں شروع ہوئے لہٰذا بدعت ہیں۔

شریعت

شریعت کے چاروں سلاسل حنفی۔ مالکی۔ شافعی اور حنبلی بدعت ہیں۔

غرضکہ بدعت حسنہ کے بغیر مسلمان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اب کچھ قواعد بیان کئے جاتے ہیں جن سے قبل ازاذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا جواز ثابت ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۱

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ

الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لایدل علی المنع

ترجمہ

حضور ﷺ اور صحابہ کا کوئی کام کرنا اس کام کے جائز ہونے کی دلیل ہے لیکن ان نفوس قدسیہ کا کسی کام کو نہ کرنا اسکے منع ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

مثال

مساجد کے مینار اور محراب نہ تو نبی کریم نے بنائے اور نہ صحابہ نے لیکن چونکہ انکی ممانعت نہیں اس نے انکا بنانا منع نہیں مینار سب سے پہلے ولید بن عبدالملک نے بنوائے اور محراب عمر بن عبدالعزیز نے بنوائے۔

اس قاعدے اور ضابطے کے تحت ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ اذان سے پہلے حضور اور صحابہ کے زمانے میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ نہ پڑھا جاتا تھا لیکن منع نہ کیا گیا اس لئے اس کا جواز ثابت ہوا۔

قاعدہ نمبر ۲

محقق علی الاطلاق علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں فرمایا:

کل ما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنا

ترجمہ

ہر وہ کام جو ادب واحترام اور تعظیم میں داخل ہے اسکا کرنا اچھا ہے۔

مثال نمبر ۱

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں امام مالک کے پاس موجود تھا آپ حدیث بیان فرمارہے تھے بچھو نے آپ کو سولہ مرتبہ ڈنگ مارا آپ کے چہرے کا رنگ بدل کر زرد ہو گیا لیکن آپ نے حدیث منقطع نہ فرمائی پھر جب لوگ چلے گئے تو میں نے پوچھا کہ اے ابا عبداللہ میں نے آج ایک عجیب بات دیکھی آپ

نے فرمایا ہاں اور وجہ یہ بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تعظیم کے پیش نظر میں نے ڈنگ پر ڈنگ برداشت کر لیا لیکن حدیث رسول ﷺ بیان کرنی نہ چھوڑی۔

﴿شفاء شریف ج ۲ صہ ۳۶﴾

مثال نمبر ۲

حضرت مطرف بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ حضرت امام مالک کے دروازے پر کچھ پوچھنے آتے تو آپ کی کنیز دروازے پر آکر پوچھتی کہ امام صاحب تم لوگوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ حدیث پوچھنے آئے ہو یا کوئی مسئلہ اگر وہ کہتے ہم مسئلہ پوچھنے آئے ہیں تو آپ دروازے پر آکر ان کو مسئلہ بتادیتے اور اگر وہ حدیث کے طالب ہوتے آپ غسل خانے جاکر غسل کرتے خوشبو لگاتے نئے کپڑے پہنتے عمامہ باندھتے چادر اوڑھتے تخت بچھایا جاتا اس پر تشریف فرما ہوتے خوشبو سلگائی جاتی پھر آپ حدیث بیان فرماتے اور جب تک حدیث رسول ﷺ بیان ہوتی رہتی خوشبو سلگتی رہتی

﴿شفاء شریف ج ۲ صہ ۳۵﴾

مثال

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ احمد بن فضلویہ کے پاس ایک کمان تھی جس کو حضور نے کبھی اپنے دست مبارک میں پکڑا تھا وہ فرماتے ہیں

ما مسست القوس بیدی الاعلی طهارة منذ بلغنی ان النبی ﷺ اخذ القوس بیده.

﴿شفا شریف ج ۵ صہ ۴۴﴾

ترجمہ

جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کمان کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہے میں نے کبھی بغیر وضو کے اس کمان کو چھواء تک نہیں۔

اگرچہ ان امور کا سراغ قرآن و حدیث میں نہیں ملتا لیکن چونکہ نبی کریم کا ادب واحترام ملحوظ خاطر تھا اس لئے ان پر آج تک کسی نے انکار نہ کیا بلکہ علماء نے مستحسن سمجھ کر ان کو اپنی کتابوں میں درج کیا تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ حضور ﷺ اور آپ کے ارشادات اور آپ سے منسوب اشیاء کی کیا قدر و منزلت ہے لہٰذا اگر کوئی مسلمان نبی کریم کے ادب واحترام اور تعظیم و تکریم کے پیش نظر اذان سے قبل الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ پڑھ لے تو جائز ہے منع نہیں۔

قاعدہ نمبر ۳

ہر نیا کام اگر فی نفسہ اچھا ہو تو اس کے کرنے میں خیر ہوتی ہے۔

مثال

بخاری شریف میں ہے کہ جب جنگ یمامہ ہوئی تو بہت صحابہ حاملان

قرآن شہید ہو گئے حضرت فاروق اعظم حضرت صدیق اکبر کے پاس گئے اور عرض کی یمامہ میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہوئے ہیں اور میں ڈرتا ہوں اگر یونہی لڑائیوں میں حفاظ شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھنے کا حکم دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تو یہ کام کیا نہیں تم کیونکر کرو گے۔ فاروق اعظم نے جواب دیا اگرچہ حضور اقدس ﷺ نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے۔ صدیق اکبر فرماتے ہیں پھر فاروق اعظم نے میرے ساتھ اس معاملے میں بحث کی یہاں تک کہ خدا نے میرا سینہ اس امر کے لئے کھول دیا اور میری رائے حضرت عمر کی رائے کے موافق ہو گئی۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلایا اور قرآن جمع کرنے کا حکم دیا انہیں بھی وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکہ کرتے ہیں جو حضور ﷺ نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ انکی رائے شیخین کی رائے کے موافق ہو گئی اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی کام حضور کے زمانے میں نہ ہوا ہو مگر اس میں بہتری خیر اور بھلائی ہو تو اسکا کرنا اچھا ہے لہٰذا اگرچہ اذان سے پہلے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ حضور کے زمانے میں نہ پڑھا گیا لیکن فی نفسہ یہ کام اچھا ہے اس لئے اسکے کرنے میں خیر بھلائی اور بہتری ہے۔

قاعدہ نمبر ۴

جب نہی کی دلیل شرعی نہ ہو تو وہ مباح ہے۔

اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنی جس چیز کی ممانعت شرع شریف سے ثابت ہو اور اسکی برائی پر دلیل شرعی ناطق ہو وہ ممنوع اور مذموم ہے باقی سب چیزیں جائز اور مباح رہیں گی خواہ انکے جائز ہونے کا ذکر قرآن وحدیث میں ہویا ان کا کچھ ذکر نہ آیا ہو جو شخص جس فعل کو ناجائز یا حرام یا مکروہ کہے اس پر واجب ہے کہ اپنے دعوے پر دلیل قائم کرے اور جائز اور مباح کہنے والے کو ہرگز دلیل کی حجت نہیں اس لئے کہ ممانعت پر کوئی دلیل شرعی نہ ہونا یہی جواز کی دلیل کافی ہے حدیث میں ہے

الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ ما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ .

﴿ترمذی۔ ابن ماجہ۔ المستدرک﴾

ترجمہ

حلال وہ ہے جسے خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے خدا نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ اللہ کی طرف سے

معاف ہے یعنی اس کے فعل پر کچھ مواخدہ نہیں۔

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے تم پر کچھ فرائض عائد کئے ان کو ضائع نہ کرو اور کچھ حدود قائم کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے منع کیا ان کا ارتکاب نہ کرو اور کچھ چیز اس نے چھوڑ دیں اور وہ بھول کر نہ چھوڑیں ان میں تکلف نہ کرو اور ان کے چھوڑنے میں تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے۔

﴿طبرانی اوسط ج ۹ صہ ۴۳۳﴾

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جس فعل کی شریعت میں ممانعت وارد نہیں ہوئی وہ مباح ہے اسے کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے لہٰذا اذان سے پہلے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ پڑھنے کی شریعت میں کہیں ممانعت نہیں آئی اس لئے اس فعل کا جواز ثابت ہے۔ بعض لوگ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ پڑھنا اس لئے ناجائز سمجھتے ہیں کہ ان کے نزدیک یا کا لفظ حاضر کے لئے ہوتا ہے جو حاضر نہ ہو اسے یا کہہ کر پکارنا شرک ہے اور رسول کریم ﷺ چونکہ مدینہ میں ہیں ہر پکارنے والے کے پاس نہیں اس لئے یارسول اللہ نہ کہنا چاہئے علاوہ اس درود کو فرشتے حضور تک پہنچاتے ہیں فرشتوں کا حضور کی بارگاہ میں دور والوں کا درود پہنچانا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ دور والے لوگوں کا درود خود نہیں سنتے حدیث میں

ہے۔

مَنْ صَلَّی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً بُلِّغْتُہٗ

﴿شعب الایمان۔ الحاوی للفتاویٰ ج ۲ صہ ۱۴۷﴾

ترجمہ

جس نے میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود پڑھا میں اسے خود سنتا ہوں اور جس نے دور ہونے کی حالت میں مجھ پر درود پڑھا وہ مجھے پہنچادیا جاتا ہے

اس بحث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے :

ا۔ دور سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ پڑھنا شرک ہے۔

ب۔ فرشتوں کا دوروالوں کا درود حضور ﷺ تک پہنچانا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور انکا درود خود نہیں سنتے۔

ج۔ رسول اکرم ﷺ دور کے درود کو نہیں سنتے۔

اب ان متذکرہ بالا امور پر تحقیق ملاحظہ

ا۔ شرک دنیا میں ہر جگہ شرک ہی رہتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انتقال مکانی سے شرک توحید بن جائے جو فعل پاکستان میں شرک ہے وہ مدینہ طیبہ میں بھی شرک ہے مثلاً بت پرستی اگر ہندوستان میں شرک ہے تو دنیا کے ہر ملک اور ہر علاقہ میں شرک ہے بتوں کا پوجاری دنیا میں خواہ کہیں بھی ہو اسلام کی نظر میں مشرک ہے اور مشرک کہ مغفرت ناممکن ہے لہٰذا اگر پاکستان میں الصلوٰۃ

والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ پڑھنا شرک ہے تو سعودی عرب میں شرک ہونا چاہیئے کیونکہ شرک ہر جگہ ہی شرک رہے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** ﷺ پڑھنا سعودی عرب میں جائز ہو اور پاکستان میں شرک ہو اگر یہ صلوٰۃ وسلام پاکستان میں پڑھنا شرک ہے تو سعودی عرب میں بھی شرک ہوگا مدینہ میں بھی شرک ہوگا اور اگر مدینہ میں شرک نہیں تو پاکستان میں بھی اس صلوٰۃ وسلام کا پڑھنا شرک نہیں اب جو لوگ مدینہ منورہ میں حضور کے روضہ انور پر **الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ** ﷺ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور پاکستان میں شرک وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ کہ مدینہ میں حضور کی بارگاہ بیکس پناہ میں **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** ﷺ پڑھنے سے مشرک ہو جاتے ہیں کیونکہ شرک ہر جگہ شرک ہے اور یا پھر یہ کہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں اگر سچے ہوتے تو مدینہ میں بھی اس صلوٰۃ وسلام کو شرک سمجھتے اور وہاں جواز کا فتویٰ نہ دیتے اگر مشرک ہوئے تو **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ** کی رو سے جہنم کا ایندھن بنے اور اگر جھوٹے ثابت ہوئے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے تحت خدا کی لعنت کا شکار ہوئے اب ایسے لوگ بتائیں کہ انکا چھٹکارہ کیسے ہوگا۔

ب۔ فرشتوں کا دوروالوں کا درود حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچانا اس بات کی دلیل ہر گز نہیں کہ حضور ﷺ دور والوں کا درود خود نہیں سنتے وجہ یہ ہے کہ

ابن قیم نے لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یُبَلِّغُنِیْ وَکَفٰی اَمْرَ دُنْیَاہُ وَ آخِرَتَہٗ وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَہِیْداً وَّشَفِیْعاً۔

﴿جلاء الافہام صہ ۱۴﴾

ترجمہ

جو شخص میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہوتا ہے جو اسکا درود مجھ تک پہنچاتا ہے اور وہ اپنے امر دنیا و آخرت کی کفایت کیا جاتا ہے اور یہی قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور شفیع ہونگے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر شریف پر جو درود پڑھا جاتا ہے اسے بھی حضور ﷺ کے سامنے فرشتہ پیش کرتا ہے اب اگر فرشتے کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں درود پیش کرنا حضور ﷺ کے سننے کے منافی ہے تو اس حدیث کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ میری قبر انور پر جو درود پڑھا جائے میں اسے بھی نہیں سنتا ایسی صورت میں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف ہوگی جس میں صاف موجود ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ

ترجمہ

جو میری قبر پر درود پڑھتا ہے میں اسے سنتا ہوں۔

علاوہ ازیں جس طرح اس حدیث سے قبر انور کے پاس درود پڑھنے والے کے درود کا حضور ﷺ کو پہنچایا جانا ثابت ہوا اسی طرح ذیل کی حدیث سے دور کا درود شریف سننا حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے ارشاد نبوی ہے:

مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلاَّ رَدَّاللّٰہُ اِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلاَمَ۔

﴿ابوداؤد ج ا صہ ۲۸۶﴾

ترجمہ

نہیں کوئی جو سلام پڑھے مجھ پر لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

اس حدیث میں ما نافیہ ہے احد نکرہ ہے سب اہل علم جانتے ہیں کہ نکرہ حیز نفی میں عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی مجھ پر سلام بھیجنے والا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے سلام کی طرف میری توجہ مبذول نہ ہوتی ہو خواہ وہ قبر انور کے پاس ہو یا دور ہر ایک کے سلام کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور ہر شخص کے سلام کا خود جواب دیتا ہوں۔

یہ حدیث اس امر کی روشن دلیل ہے کہ درود پڑھنے والے ہر فرد کا

درود حضور ﷺ خود سنتے ہیں سن کر جواب بھی خود دیتے ہیں خواہ وہ شخص قبر انور کے پاس ہو یا دور۔

پس ثابت ہوا کہ پہنچانا سننے کے منافی نہیں اور سننا پہنچانے کے معارض نہیں یعنی قریب اور دور کا درود حضور ﷺ سنتے بھی ہیں اور یہی درود قریب و دور کا حضور ﷺ کو پہنچایا بھی جاتا ہے۔ خدا کی بارگاہ میں فرشتے بندوں کے اعمال پہنچاتے ہیں اس سے یہ لازم نہیں کہ خدا اپنے بندوں کے اعمال سے بے خبر ہے۔

ج۔ رسول خدا ﷺ دور سے درود پڑھنے والوں کے درود کو خود بنفس نفیس سنتے ہیں اس پر نقلی اور عقلی دلائل پیش کیئے جاتے ہیں۔

نقلی دلائل

دلیل اول:

سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دینا فرض ہے خدا فرماتا ہے

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا

ترجمہ

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو اور ہر نمازی جب التحیات پڑھتا ہے تو نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھتا ہے۔

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

اور جواب فرض ہونے کی بنا پر حضور ﷺ سلام کا جواب ضرور دیتے ہیں اور سلام کے جواب سے پہلے سلام کرنے والے کا سلام سننا ضروری ہے اور مسلمان پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لہٰذا جب وہ نماز پڑھتے ہوئے حضور ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں تو حضور ﷺ ان کا سلام سنتے ہیں خواہ وہ دنیا کے کسی ملک میں ہوں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ رسول خدا ﷺ دور کا درود و سلام سنتے ہیں۔

دلیل دوم:

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ.

☆الترغیب والترہیب ج ۲ صہ ۵۰۲، جلاء الافہام صہ ۶۳، طبرانی☆

ترجمہ

جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ کسی جگہ سے مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اسکی

آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو حضرت ابو درداء فرماتے ہیں ہم ﴿صحابہ﴾ نے عرض کیا حضور ﷺ آپکی وفات کے بعد بھی فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

حافظ ابن قیم نے بغیر کسی تردید اور جرح کے اس حدیث کو نقل کیا ہے جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے علاوہ ازیں حافظ الحدیث امام منذری نے کہا ہے کہ ابن ماجہ نے اسے بہ سند جید روایت کیا ہے۔

پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ ہر جگہ ہر شہر ہر ملک کے رہنے والے کے درود کو خود سنتے ہیں۔

دلیل سوم:

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک رات میرے ہاں تشریف فرما تھے آپ حسب معمول نماز تہجد کے لئے اٹھے اور وضو کرنے کی جگہ تشریف لے گئے میں نے سنا کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ میں تیرے پاس پہنچا اور تو مدد دیا گیا جب حضور ﷺ وضو کر کے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے سنا کہ آپ نے تین مرتبہ لبیک اور تین مرتبہ نُصرتَ فرمایا گویا کہ آپ کسی انسان سے کلام

فرما رہے ہیں کیا آپ کے پاس کوئی تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ راجز مجھ سے فریاد کر رہا تھا۔

حالانکہ وہ مکہ میں تھا اور حضور مدینہ میں مگر حضور ﷺ نے اسکی فریاد کو سنا اور دستگیری فرمائی۔ واقعہ یہ تھا کہ صلح حدیبیہ میں بنی بکر قریش کی طرف سے اور خزاعہ حضور ﷺ کی طرف سے ذمہ دار تھے اور یہ ذمہ داری اس عہد پر تھی کہ آئندہ دس سال میں باہمی جنگ نہ ہو گی مگر قریش نے بدعہدی کی اور شرائط کو پس پشت ڈال کر بنی بکر کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

﴿طبرانی صغیر ج ۲ صہ ۷۳ ‘طبرانی کبیر ج ۲۳ صہ ۴۳۳﴾

اس وقت عمرو بن سالم راجز نے مکہ مکرمہ سے فریاد کی اور حضور سے مدد مانگی جس کے جواب میں آپ ﷺ نے تین مرتبہ لبیک کہا اور تین مرتبہ نُصرت فرما کر امداد فرمائی چنانچہ بعد میں حضور علیہ السلام نے قریش پر چڑھائی کی اور مکہ فتح ہو گیا گویا ظاہری اور باطنی امداد کا ظہور ہوا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ نبی کریم ﷺ دور کی آواز سن سکتے ہیں لہٰذا کوئی بھی مسلمان دنیا کے کسی بھی خطے میں رہ کر حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھے حضور اسکے درود و سلام کو سنتے ہیں۔

دلیل چہارم:

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں :

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْرًا فِیْ سَاعَۃِ لَیْلٍ وَنَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّھُوْرِ مَا کُتِبَ اَنْ اُصَلِّیَ۔

﴿بخاری شریف صہ ۱۵۴﴾

ترجمہ

نماز فجر کے بعد حضور ﷺ نے بلال سے فرمایا کہ تم کونسا نیک سب سے زیادہ امید کا نیک عمل اسلام میں کیا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی آہٹ سنیں عرض کی میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے ﴿نفل﴾ نماز پڑھتا رہا جتنی میری تقدیر میں لکھی تھی۔

اس حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے بلال میں نے جنت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی آہٹ سنی ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں اس وقت نہ تھے اگر زمین سے حضور نے آواز سنی تو دور کی آواز سننا ثابت ہوا اگر قیامت کے بعد ان کے چلنے کی آواز مراد ہے تو آواز پیدا ہونے سے

پہلے سننا ثابت ہوا یہ پہلے سے بھی زیادہ باعث کمال ہے یا یوں کہو کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین پر بھی موجود تھے اور حضور ﷺ کی غلامی کے طفیل اس وقت جنت میں بھی حضور ﷺ کے آگے موجود تھے اور انکے قدموں کی آہٹ حضور نے سنی اس سے حضور کے غلاموں کا بیک وقت دو جگہ موجود ہونا ثابت ہوا جنکے غلاموں کی یہ شان ہے ان کے آقا کی شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

دلیل پنجم:

مولوی عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا اور آپ ان دنوں چالیس روز کے تھے آپ نے فرمایا مادر مشفقہ نے ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا اسکی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی آپ ان دنوں چالیس روز کے تھے یہ حال کیونکر معلوم ہوا فرمایا لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں انکی تسبیح کی آواز سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا۔

﴿مجموعۃ الفتاویٰ ج ۲ صہ ۹۷﴾

اب سنیے کہ عرش کتنی دور ہے زمین سے پہلا آسمان پانچ سو سال کی راہ کے فاصلے پر ہے پہلے آسمان سے دوسرے آسمان کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے ایک

آسمان کی موٹائی بھی اتنی ہے سات آسمان ہیں ان کے اوپر جنت ہے جنت کے سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے کا فاصلہ بھی پانچ سو سال کی راہ کے برابر ہے اسکے اوپر ہے سدرۃ المنتہٰی اسکے آگے ستر ہزار نوری حجابات ہیں ایک پردے سے دوسرے کا فاصلہ بھی پانچ سو سال کی راہ کے برابر ہے اور ایک پردہ کی موٹائی بھی اتنی ہی ہے اندازہ لگالیں کہ عرش کتنی دور ہے جو محبوب خدا اپنی والدہ کے شکم میں رہ کر اتنی دور کی آواز سن سکتا ہے وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے درودوسلام کی آواز بھی سن سکتا ہے۔

دلیل ششم:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ فِیْ شَرْقٍ وَلاَ غَرْبٍ اِلاَّ اَنَا وَمَلاَئِکَۃُ رَبِّیْ نَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلاَمَ.

﴿جلاء الافہام صہ ۱۹﴾

ترجمہ

کوئی مسلمان مشرق و مغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب میں بسنے والے حضور ﷺ کے غلام جب بھی آپ پر سلام بھیجتے ہیں حضور ﷺ اور خدا کے فرشتے انکے

سلام کا جواب دیتے ہیں اور جواب کے لئے پہلے سننا لازم ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور ﷺ دور والوں کے درودوسلام کو سنتے ہیں۔

دلیل ہفتم:

حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے نزدیک آپ سے دور رہنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے درود کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا:

اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ.

ترجمہ

میں محبت والوں کے درود کو خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں۔

﴿خطبہ دلائل الخیرات﴾

دلیل ہشتم:

جب معراج کی رات حضور ﷺ کا شق صدر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے آپکے قلب انور کو آب زمزم سے دھوتے ہوئے فرمایا:

قَلْبٌ "سَدِیْدٌ" فِیْہِ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ

﴿فتح الباری ج ۱۳ صہ ۴۱۰﴾

ترجمہ

اس قلب اطہر میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔ قلب اطہر کے ان آنکھوں اور کانوں کا دیکھنا سننا عالم محسوسات سے۔

وراء الوراء خرق عادت کے طور پر ہے جیسا کہ خود سرکار دوعالم نے ارشاد فرمایا :

اِنِّی اَرٰی مَا کَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لاَ تَسْمَعُوْنَ.

﴿ابن ماجہ﴾

ترجمہ

بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

قلب انور کی آنکھوں کا دیکھنا اور کانوں کا سننا عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے اس لئے کہ جب ظاہر کے کانوں اور آنکھوں کا سننا اور دیکھنا دائمی ہے تو قلب اطہر کی یہ صفت بطریق اولیٰ دائمی ہوگی الغرض یہ بات ثابت ہوگئی کہ دل کے کان دور کی آواز سنتے ہیں اور دل کی آنکھیں دور کی چیزوں کو دیکھتی ہیں۔

دلیل نہم:

شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ

بدانکہ وے ﷺ می بیندومی شنود کلام ترازیرا کہ وے متصف است بصفات اللہ تعالی ویکے از صفات الھی آن است کہ انا جلیس من ذکرنی مر پیغمبر ﷺ را نصیب و افراست ازیں صفت۔

﴿مدارج النبوت ج ۲ صہ ۶۲۱﴾

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ☆الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یاحبیب اللہ

ترجمہ

جاننا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ تجھے دیکھتے ہیں اور تیرا کلام بھی سنتے ہیں اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ متصف بصفات الٰہیہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسکا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے اور پیغمبر خدا کو اس صفت سے پورا پورا حصہ ملا ہے۔

یہ عبادت بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ دورو نزدیک کی سب آوازوں کو سنتے ہیں۔

دلیل دہم:

فضائل درود شریف شیخ شبلی کا واقعہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ وہ بغداد میں ۸۰ سال تک سورہ توبہ کی آخری دونوں آیات پڑھ کر حضور ﷺ پر درود شریف پڑھتے رہے اس وجہ سے حضور ﷺ نے انکی پیشانی کو چوما۔

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ آپ دور کے درود کو سن لیتے ہیں کیونکہ وہ بغداد میں درود پڑھتے تھے اور آپ مدینہ طیبہ میں اپنی قبر انور میں اسے سن لیتے تھے۔

﴿تلک عشرۃ کاملۃ﴾

عقلی دلائل

اب کچھ عقلی دلائل پیش کئے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں :

دلیل اوّل:

قیامت کے دن جب دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں چلے جائینگے تو

وَنَادٰیٓ اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْمِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ.

ترجمہ

اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ہے کہیں گے بے شک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا۔

یہ واقعہ اس وقت ہوگا جبکہ اعراف والے جنت میں پہنچادئے جائینگے دوزخی رب تعالیٰ کی یہ کرم نوازی دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں درخواست کریں گے کہ مولا ہمیں اجازت دے کہ اپنے قرابت داروں سے کچھ بات چیت کر لیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جازت مل جائے گی ادھر اہل جنت سے کہا جائیگا کہ تم سے تمہارے عزیز واقارب کچھ کہنا چاہتے ہیں چنانچہ جنتی اہل دوزخ کی طرف متوجہ ہونگے تب دوزخی اہل جنت سے کہیں گے ہم پر پانی یا کھانا گراؤ ہم پیاس اور بھوک کی بنا پر برے حال میں ہیں اہل جنت جواب دیں گے یہ دونوں چیزیں اللہ

تعالیٰ نے کافروں پر حرام کردی ہیں۔

جنت ساتویں آسمان کے اوپر اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے ہے زمین سے جنت کا فاصلہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں اندازہ لگایئے کہ کتنی دور سے دوزخی پکاریں گے اور جنتی انکی آوازوں کو سن لیں گے اور کہیں گے کہ کھانا اور پانی دونوں چیزیں تم پر خدا نے حرام کردی ہیں اس لئے کہ تم جہنمی ہو جب حضور ﷺ کے غلام جنت میں رہ کر اتنی دور سے دوزخیوں کی آوازوں کو سن سکتے ہیں تو نبی کریم ﷺ بھی اپنے دنیا بھر کے غلاموں کے درودوسلام کو سن سکتے ہیں۔

دلیل دوم:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا :

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

ترجمہ

پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے

اس حکم الٰہی کو سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور کھڑے ہو کر چاروں طرف پکارے ! اے لوگوں تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کو آؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز تمام انسانی روحوں نے سن

لی خواہ وہ باپ کی پشت میں تھیں یا ماں کے رحم میں جنکی قسمت میں حج تھا انہوں نے لبیک لبیک کہا۔

﴿تفسیر خازن ج ۳ صہ ۲۸۶﴾

جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا وہ سب آپ کے قریب نہ تھے لیکن آپکی آواز قریب وبعید سب نے سن لی اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز قریب وبعید تمام روحیں سن سکتی ہیں تو کُل انبیاء کے سردار بھی اپنے غلام کا درود وسلام قریب وبعید سے سن سکتے ہیں۔

دلیل سوم:

حضرت سلیمان علیہ السلامؑ اپنے لشکر کو لیکر کہیں جا رہے تھے کہ چیونٹیوں کی آبادی آگئی۔ خدا فرماتا ہے :

حَتّٰی اِذَا اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۔

ترجمہ

یہاں تک کہ جب گزرے چیونٹیوں کی وادی سے تو ایک چونٹی کہنے لگی اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے بلوں میں کہیں کچل کر نہ رکھ دیں تمہیں سلیمان اور ان کے لشکر اور انہیں معلوم ہی نہ ہو۔

اس وقت خصرت سلیمان علیہ السلام ان چیونٹیوں کی وادی سے تین

میل دور تھے آپ نے ان چیونٹیوں کے سردار کی یہ آواز سن لی اور سن کر مسکرائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی جلیل القدر نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگنے لگے جس نے آپ کو دیگر انعامات کے ساتھ اتنی عظیم قوت سامعہ کے ساتھ سرفراز فرمایا کہ اتنی دور سے آپ ایک ننھی سی چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں۔

آج کل سائنس کا زمانہ ہے سائنس نے آج تک کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں کیا جسکی مدد سے چیونٹی کی آواز سنی جاسکے یہ کتنا بڑا عظیم کمال ہے خدا کے نبی کا کہ آپ نے تین میل کے فاصلے سے چیونٹی کی آواز کو سن لیا حالانکہ چیونٹی زمین پر چل رہی ہو کوئی اپنے کان کے قریب لے جا کر اسکی آواز کو سننا چاہے تو سن نہیں سکتا یہ خدا کے پیغمبر کا معجزہ ہے کہ انہوں نے اس آواز کو تین میل سے سنا جسکو عامۃ الناس بالکل قریب سے نہیں سن سکتے اگر سلیمان علیہ السلام بطور معجزہ ایک معمولی سی آواز کو اتنی دور سے سن سکتے ہیں تو افضل الانبیاء ﷺ بھی اپنے امتیوں کے درود وسلام کو دور سے سن سکتے ہیں:

دلیل چہارم:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :

لما کلم اللہ عزوجل موسیٰ کان بعد ذالک یسمع دبیب النملۃ السوداء فی اللیلۃ الظلماء علی الصفا من مسیرۃ عشرۃ فراسخ.

﴿سیرت حلبیہ صہ ۴۳۸﴾

ترجمہ

جب خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا تو اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام تیس میل کے فاصلے سے سیاہ چیونٹی کی آواز سیاہ رات میں جو اسکے پتھر پر چلنے سی پیدا ہوتی سن لیا کرتے تھے۔

اس عبارت سے جو اشارۃً بات ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جو خدا سے ہمکلام ہوئے اور آپ نے کلام الٰہی کو سنا تو اس کلام کا آپکی قوت سامعہ پر یہ اثر ہوا کہ تیس میل کے فاصلے سے آپ نے چیونٹی کے پاؤں کی آہٹ کو سن لیا۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات خدا کا دیدار بھی کیا اور سامنے ہو کر خدا سے ہمکلامی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر خدا سے ہمکلام ہوں تو انکی قوت سماع کا یہ کمال ہے کہ وہ تیس میل سے چیونٹی کے پاؤں کی آواز سن لیتے ہیں اور جس محبوب خدا نے بلاواسطہ سامنے بیٹھ کر کلام کیا اور خدائے لم یزل کا کلام سنا اسکی قوت سامعہ میں کتنی طاقت ہو گی الہٰذا وہ خدا کا عظیم نبی اگر دور کا درود و سلام سن لے تو بعید از عقل نہیں۔

دلیل پنجم:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکاً اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ

فَلَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَادِقاً مِنْ قَلْبِہٖ اِلاَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی عَلَیْکَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ قَالَ فَیُصَلِّیْ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی عَلٰی ذَالِکَ الرَّجُلِ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْراً وَتُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمَلاَئِکَۃُ مَادَامَ یُصَلِّی عَلَیَّ۔

﴿کشف الغمہ عن جمیع الامۃ ج ۱ صہ ۲۷۰ ’الترغیب ج ۲ صہ ۴۹۹﴾

ترجمہ

اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو خدا نے ساری مخلوقات کے برابر قوت سامعہ عطا فرمائی میری وفات کے بعد میری قبر پر کھڑا رہے گا جب کوئی خلوص دل کے ساتھ مجھ پر درود پڑھیگا تو وہ فرشتہ کہے گا یا محمد ﷺ آپ پر فلاں کے بیٹے فلاں نے درود پڑھا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا خدا بھی اس قاری درود پر رحمت بھیجے گا اور جب تک وہ بندہ مجھ پر درود پڑھتا رہے گا فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

الف۔ حضور علیہ السلام کی قبر پر مقرر فرشتہ تمام مخلوقات کی آوازوں کو سنتا ہے۔

ب۔ اس کو اتنی عظیم قوت سماع خدا نے عطا کی ہے۔

ج۔ وہ فرشتہ درود پڑھنے والے کے نام کو بھی جان لیتا ہے اور اسکے باپ کے نام کو بھی۔

د۔ درود پڑھنے والے پر خدا اور فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

اب ان امور پر تبصرہ ملاحظہ ہو:

ا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کائنات کے ذرے ذرے کے نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔ خدا فرماتا ہے:

تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْراً ۔

ترجمہ

برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کا نذیر ہو جائے۔

نذارت صفت نبوت ہے ہمارے نبی تمام جہانوں کے نذیر یعنی تمام جہانوں کے نبی ہیں اور تمام جہانوں میں وہ فرشتہ بھی ہے جو حضور علیہ السلام کی قبر پر مقرر نتیجہ یہ نکلا کہ حضور ﷺ اس فرشتے کے بھی نبی ہیں یا بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ وہ فرشتہ حضور ﷺ کا امتی ہے جب نبی کریم کا ایک امتی قریب و بعید ساری مخلوق کی آوازوں کو سن سکتا ہے تو وہ خود پوری دنیا کے مسلمانوں کے درود و سلام کو نہیں سن سکتا یقیناً سن سکتا ہے۔

ب۔ اس فرشتے کو تمام مخلوق کی آوازیں سننے کا کمال خدا نے عطا کیا ہے خدا اپنی مخلوق میں سے جس کو جو وصف اور کمال چاہے عطا کر دے وہ حاکم مطلق ہے

اس کو کوئی روکنے والا نہیں نہ اس کے کسی فعل پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق ہے جو اعتراض کرے وہ جاہل اور احمق ہو گا۔

ہم اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے کہ نبی آخر الزماں کے جملہ کمالات و اوصاف خدا کے عطا کردہ ہیں حضور ﷺ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں اس قادر مطلق اور احکم الحاکمین نے اپنے پیارے نبی کو ساری مخلوق سے زیادہ انعامات کمالات اوصاف اور معجزات عطا فرمائے ہیں لہٰذا وہ اگر محبوب کو بھی دور و نزدیک کی آوازیں سننے کی صلاحیت عطا فرما دے تو کونسا استحالہ نظر آتا ہے اور اگر کوئی بدبخت حضور ﷺ کے اس وصف پر اعتراض کرے تو وہ جاہل اور احمق ہے۔

ج۔ درود پڑھنے والا جب درود پڑھنا شروع کرتا ہے تو پہلے اپنا یا اپنے باپ کا نام نہیں بتاتا لیکن وہ فرشتہ جان لیتا ہے کہ جس نے درود پڑھا اسکا نام یہ ہے اور اسکے باپ کا نام یہ ہے ظاہر ہے یہ علم اس کو خدا کی طرف سے عطا کیا جاتا اور اسکا تعلق غیب کے ساتھ ہے جو خدا ایک فرشتے کو علم غیب عطا فرما سکتا ہے کیا وہ اپنے نبی کو علم غیب عطا نہیں فرما سکتا۔

د۔ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ حضور ﷺ پر درود پڑھے خواہ اذان سے پہلے خواہ بعد خدا اپنے فضل عمیم سے اس بندے کو اس عطائے جزیل سے نوازتا ہے کہ خدا اور اسکے فرشتے اس بندے پر اس وقت تک درود بھیجتے رہتے ہیں جبتک وہ بندہ درود پڑھتا رہتا ہے۔

دلیل ششم:

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاتُؤْذِیْ اِمْرَاۃٌ زَوْجَھَافِی الدُّنْیَا اِلاَّ قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لاَ تُؤْذِیْہِ قَاتَلَكِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا۔

﴿الترغیب ج ۳ صہ ۵۸ ابن ماجہ ج ا صہ ۱۴۵﴾

ترجمہ

دنیا میں کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا نہیں دیتی مگر اس کی جنتی بیوی حور عین اسے کہتی ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے یہ شخص تو تیرے پاس مہمان ہے بہت جلد چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہو کہ دینا میں جب میاں بیوی کا جھگڑا ہوتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کو جن الفاظ سے اذیت دیتی ہے جنتی حوریں ان کو سن لیتی ہیں اور زمین سے جنت کتنی دور ہے یہ آپ پڑھ چکے ہیں اندازہ لگایئے حور کتنی دور سے لڑنے جھگڑنے والی عورت کی آواز سن لیتی ہے اور حدیث میں ہے" انامن نو ر اللہ والخلق کلھم من نوری" یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے پیدا ہوئی ہے اگر حضور ﷺ کے نور سے پیدا

ہونے والی حور دور کی آواز سن سکتی ہے تو خود نبی اکرم ﷺ بھی دور سے اپنے غلاموں کا درود و سلام سن لیتے ہیں۔

دلیل ہفتم:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے ایک لشکر نہاوند کی طرف بھیجا اور اس پر ساریہ کو سپہ سالار مقرر کیا ایک روز حضرت عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ یکایک آپ نے بلند آواز سے کہا اے ساریہ پہاڑ کی طرف اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا امیر المومنین ہمارے دشمن نے ہم پر حملہ کیا اور ہمیں شکست دے ہی دی تھی کہ ناگہاں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اے ساریہ پہاڑ کی جانب چنانچہ ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت کی طرف کر لیا اور پھر خداوند تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی۔

﴿باب الکرامت مشکوٰۃ﴾

مدینہ طیبہ سے نہاوند کا فاصلہ سولہ سو میل کا ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ فاروق اعظمؓ نے دوران خطبہ نہاوند میں جنگ کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور لشکر اسلام کے سپہ سالار کو آنے والے خطرے سے آگاہ کیا کہ پہاڑ کو اپنا پشت پناہ بنالو تاکہ پشت محفوظ ہو جائے اور دشمن پیچھے سے مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچائے آپکی آواز کو لوگوں نے سنا اور آپکی ہدایت پر عمل کیا جسکے نتیجے میں

شکست فتح میں تبدیل ہو گئی سولہ سو میل کے فاصلے سے مجاہدوں نے فاروق اعظمؓ کی آواز کو سنا اگر حضور علیہ السلام کے امتی اتنی دور کی آواز کو سن سکتے ہیں تو حضور علیہ السلام بھی دور سے درود و سلام کی آراز سن سکتے ہیں نیز فاروق اعظمؓ کے مسلک کا بھی پتہ چلا کہ اپ کا عقیدہ تھا کہ مجاہدین نہاوند میں میری آواز کو سن لیں گے تبھی تو آپ نے ان کو دور سے پکارا اگر آپ کا یہ مسلک ہوتا کہ دور کی آواز کوئی نہیں سن سکتا تو آپ دوران خطبہ ساریہ کو نہ پکارتے نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ کے برگزیدہ بندے دور کی آواز سن لیتے ہیں اور یہی ہمارا عقیدہ ہے معلوم ہوا ہمارا عقیدہ وہی ہے جو فاروق اعظمؓ کا عقیدہ تھا۔

دلیل ہشتم:

بخاری شریف کی حدیث قدسی ہے خدا فرماتا ہے اولیاء کرام جو قرب نوافل کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ

میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ سَمْعاً لَهٗ سَمِعَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ

ترجمہ

اللہ کے جلال کا نور جب بندے کی سمع ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور کی آوازوں کو سنتا ہے۔

دور کی آواز کا سننا دلیل شرعی سے اولیاء کرام کے لئے ثابت ہے تو نبی اکرم ﷺ جو ولایت کاملہ کی صفت سے متصف ہیں کی ذات اقدس سے یہ کمال کیسے منفی ہو سکتا ہے۔

دلیل نہم:

عقل سلیم کی روشنی میں دور کے درود شریف سننے کا استحالہ قابل تسلیم نہیں ہر شخص جانتا ہے کہ قبر انور پر جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اسے حضور ﷺ ضرور سنتے ہیں اب ہمیں بتایا جائے کہ قبر انور پر درود پڑھنے والے کی آواز کس ذریعہ سے حضور ﷺ کو پہنچتی ہے جس طرح عادۃً دور کی آواز کا حضور ﷺ تک پہنچنا محال عادی ہے بالکل اسی طرح قبر انور پر صلوٰۃ و سلام کا حضور ﷺ کی سمع اقدس تک پہنچ جانا بھی یقیناً محال عادی ہے کیونکہ قبر انور میں جس مقام پر رسول اللہ ﷺ جلوہ گر ہیں وہاں نہ دنیا کی کوئی ہوا پہنچ سکتی ہے نہ عالم اسباب کے مطابق کسی آواز وغیرہ کا پہنچنا ممکن ہے اس کے باوجود بھی حضور علیہ السلام قبر انور میں دور درود و سلام کی آواز سن لیتے ہیں تو اگر اسی طرح بعید کی آوازیں بھی سن لیں تو کونسا استحالہ لازم آتا ہے۔

دلیل دہم:

آج کل سائنس کی ایجادات نے اس مسئلہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے امریکہ کے ٹی وی کی خبریں ساری دنیا میں سنی جاتی ہیں وائرلیس

سیٹ کے ذریعے دور کی آوازیں سنی جاتی ہیں ٹیلیفون کا سلسلہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے ایک آدمی کینڈا سے جاپان فون کے ذریعے اپنے دوست سے بات کرتا ہے دونوں ایک دوسرے کی بات سنتے بھی ہیں اور سمجھ کر ایک دوسرے کو جواب بھی دیتے ہیں آج کل پاکستان میں پاکٹل اور موبائل فون کا سسٹم رائج ہو گیا ہے جس کے ذریعے بغیر کسی تار کے جس شہر میں چاہیں فون کر سکتے ہیں اور اگر کوئی دوسرا اس فون پر بات کرنا چاہے تو اسکی آواز بھی پہنچ جاتی ہے الغرض اس زمانے میں دور کی آواز سن لینا کوئی مسئلہ نہیں رہا اب وہ لوگ بتائیں جو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دور کے درود و سلام کو نہیں سن سکتے کیا نبی کی طاقت ان سائنسی ایجادات سے کم ہے ہر گز نہیں بلکہ نبی کی قوت سامعہ تمام مخلوق سے زیادہ ہوتی ہے لہٰذا نبی دور کی آواز کو بھی اس طرح سن لیتا ہے جس طرح قریب کی آواز کو۔

تلك عشرة كاملة